113761-خاونداور بیوی کے بیڈروم میں کسی مرد یا عورت کا داخل ہونا

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا نئی نئی شادی کرنے والے خاونداور بیوی کے لیے اپنے بیڈروم میں سونے کے لیے کسی شخص کواجازت دینا جائز ہے یا نہیں ؟

مثلامیری غیر موجودگی میں میری ساس میرے بستر پر سوتی ہے ،مجھے علم ہواکہ ایسا کرنے سے خاونداور بیوی کے مابین اختلافات پیدا کرتا ہے ، برائے مہربانی اس سلسلہ میں میری معاونت فرمائیں ، کیونکہ یہ چیزروزانہ میرے ذہن میں رہتی ہے ، اورمیں اپنے خاوند کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مشکلات کا شکار رہتی ہوں ، کیونکہ میری ساس مجھے اکثر پریشان کرتی رہتی ہے .

پسندیدہ جواب

اول :

بلاشک وشبہ خاونداور بیوی کا بیڈ
روم خاص خصوصیت کا حامل ہے ، اوریہ عورت کا حصن حصین اور قلع ہے جواس کے گھر میں
واقع ہے ، اوراس کے خاص چھپنے کی جگہ ہے جہاں وہ اپنا لباس اتارتی ہے ، اوراپنے
خاوند سے خلوت کرتی ہے ، اوریہ کام وہ اس جگہ کے علاوہ کہیں اور نہیں کرسکتی.

اوراس خصوصیت کی اس سے اور بھی
تاکید ہوتی ہے کہ بیوی اپنا مخصوص لباس یہیں ظاہر کرتی ہے ، اوراسی طرح اس کے بناؤ
سنگھار کی اشیاء بھی یہیں ہوتی ہیں ، اوراسی طرح خاونداور بیوی کی معاشرت کے
متعلقہ امور بھی یہیں ہوتے ہیں جن پر کسی شخص کو مطلع ہونا نہیں چاہیے ، اوریہ
ازدواجی تعلقات ایک خاص خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں.

جوکچھ ہم بیان کرچکے ہیں اصل اصیل
تو یہی ہے ، اورکسی شخص کو بھی ابتداءا اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے لیکن اگر کوئی
مخصوص حالات پیدا ہوجائیں جس کی بنا پر کسی قریبی رشتہ دار کواس قلعہ میں داخل
ہونے کی اجازت دینا پڑے ، یعنی گھر کی تنگی کی بنا پر ، یا پھر کسی ضرورت کی وجہ سے
کسی عورت کو وہاں سونے کے لیے اجازت دینی پڑے تو کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ باقی
گھر کی بجائے یہ جگہ زیادہ ستر والی ہے ، اوریہ اجازت بھی درج ذیل شروط کے ساتھ ہو :

اول :

اس کے لیے شدید قسم کی ضرورت پیش آ
جائے.

دوم :

خاوند اور بیوی کا شاٹ لباس ظاہر نہ
کیا گیا ہو، اور اسی طرح وہ اشیاء جنہیں عام طور پر ظاہر کرنے میں شرم محسوس کی جا
تی ہو.

سوم :

جسے اجازت دی جا رہی ہے وہ با اعتماد
اور قابل بھروسہ شخص ہو کہ کہیں وہ بیڈروم کی مخصوص اشیاء کے ساتھ کھیلواڑ نہ کرے،
یا پھر اس کی حالت دوسرے لوگوں کو نہ بتاتا پھرے.

چہارم :

خاوند یہاں داخل ہونے کی اجازت دے،
اور اگر وہ منع کر دے تو پھر اس کی بات مانتے ہوئے وہاں کسی کو نہ داخل ہونے دیا
جائے، اور مخالف نہ کی جائے.

اور اسی طرح اگر بیوی ناپسند کرتی ہو
تو خاوند کو بھی چاہیے کہ اپنی بیوی کے بیڈروم میں کسی کو داخل نہ کرے لیکن اگر اسے
مجبوری ہو اور وہ داخل ہونے والا قابل اعتماد ہو مثلا اس کی والدہ یا بہن وغیرہ،
اور خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی سے اجازت لے تا کہ اس کا دل راضی ہو جائے اور اسے
ٹھیس نہ پہنچے.

بہر حال ہم نے جو شروط بیان کی ہیں
یہ اجتہادی امور ہیں، اس سے اپنی بیوی کے گھر کی خصوصیت کی حفاظت ہے، اور ازدواجی
تعلقات کا خیال کرنا مراد ہے، اور اسے کھیل و تماشہ سے محفوظ کرنا اور بے پردگی سے
بچانا ہے، اور رازداری کو قائم رکھنا مقصود ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے جابر بن عبد
اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا :

"عورتوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی
اختیار کرو، کیونکہ انہیں تم نے اللہ کی امان سے حاصل کیا ہے، اوران کی شرمگاہوں
کواللہ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے، اوران عورتوں پر تمہارا حق ہے کہ جسے تم ناپسند
کرتے ہووہ تمہارے بستر پر مت بیٹھے، اوراگر وہ ایسا کرتی ہیں توپھر تم انہیں ہلکی
سے مارمارو"

صحیح مسلم حدیث نمبر(1218).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
عورتوں کے حقوق بھی بیان کیے ہیں، اورجو حقوق ان پر ہیں وہ بھی بیان فرمائے لہذا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ان عورتوں پر تمہارا حق ہے کہ جسے
تم ناپسند کرتے ہووہ تمہارے بستر پر مت بیٹھے "

یعنی وہ اپنی سونے والے بستر پر کسی
کوداخل نہ ہونے دیں، کہ آپ ناپسند کرتے ہوں کہ وہ تمہارے بستر پر بیٹھے، واللہ
اعلم لگتا ہے یہ ضرب المثل ہے، اور معنی یہ ہے کہ : جسے تم ناپسند کرتے ہووہ اس کی
عزت وتکریم نہ کریں.

یہ تمہاری مخالفت ہے کہ جسے تم ناپسند
کرتے ہووہ اسے بستر پربٹھا کریا اسے کھانا پیش کرکے یا کسی اور طرح ان کی عزت و
تکریم کریں" انتہی

دیکھیں : شرح ریاض الصالحین (126/3
).

دوم :

رہا یہ اعتقاد رکھنے کا مسئلہ کہ اگر
کوئی شخص ازدواجی بستر پر سوئے تو اس سے خاوند اور بیوی کے مابین مشکلات پیدا ہوتی ہیں یہ جاہلیت کا اعتقاد اور خرافت ہے، کسی بھی مسلمان شخص کو ایسا اعتقاد اختیار کرنے سے دور رہنا چاہیے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں اس کی تائید میں کوئی دلیل نہیں ملتی، اور فی الواقع اس کی تصدیق نہیں ہوتی.

سوم :

آپ کے خاوند اور ساس کے ساتھ مشکلات
کے بارہ میں عرض ہے کہ :

یہاں حکمت سے معاملات کو حل کرنے کی
ضرورت ہے کہ آپ حسن تصرف اختیار کریں، اور اپنی ساس سے محبت و مودت قائم کر کے اپنے خاوند کی رضا و خوشی حاصل کرنے کی کوشش کریں، اور حسن تعامل کر کے اپنی ساس کی محبت والفت کرنے کی کوشش کریں، اور اس کے اسے کوئی نہ کوئی چیز بطور ہدیہ اور تحفہ دیں، اور اس سے اچھی کلام کریں کیونکہ اچھی بات اور حسن تصرف دونوں ایسی چیزیں ہیں جو ایک آزاد شخص کو بھی غلام بنا دیتی ہیں.

اور اپنی ساس کا آپ کو پریشان کرنے
کو آپ صبر و تحمل سے برداشت کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالی سے اجر و ثواب کی نیت رکھیں، اور اپنے خاوند کی خوشی کے لیے اسے برداشت کر لیں، امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ اور آپ کی ساس کے مابین محبت و مودت اور الفت پیدا کر دے گا اور اپنے خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد و تعاون طلب کریں، اور تکلیف برداشت کر کے صبر سے کام لیں، اور تنگی کے بعد آسانی اور تنگی کے بعد خوشی کا انتظار کریں.

ساس سے محبت نہ ہونے کے اسباب اور
ساس اور بہو کے مابین پیدا ہونے والی مشکلات اور ان کا حل اور علاج معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (84036) کے جواب
کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.